عورت اگر رجوع کے الفاظ کہہ دے تو کیا رجوع ہو جائے گا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13088

تاریخ اجراء: 18 ربیع الثانی 1445 ھ/03 نومبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ طلاق رجعی کی عدت میں اگر عورت رجوع کے الفاظ کہہ لے، مثلاً عورت مرد سے کہے کہ "میں تم سے رجوع کرتی ہوں، "تو کیا اس صورت میں بھی رجوع ہو جائے گا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت طلاقِ رجعی کی عدت میں رجوع کے الفاظ کہہ دے تو رجوع نہیں ہو گا کیونکہ شریعتِ مطہرہ نے رجوع کرنے کا حق مرد کو دیا ہے۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "وَ بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْۤا اِصْلَاحًا" ترجمہ کنز الایمان: "اور ان کے شوہروں کو اس مدت کے اندر ان کے پھیر لینے کا حق پہنچتا ہے اگر ملاپ چاہیں۔" (القرآن الکریم: پارہ 02، سورۃ البقرۃ، آیت 228)

مذکورہ بالا آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے: "یعنی طلاق رجعی میں عدت کے اندر شوہر عورت سے رجوع کر سکتا ہے خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو لیکن اگر شوہر کو ملاپ منظور ہو تو ایسا کرے۔ ضرر رسانی کا قصد نہ کرے جیسا کہ اہل جاہلیت عورت کو پریشان کرنے کے لئے کرتے تھے۔" (تفسیر خزائن العرفان، ص 77، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بدائع الصنائع، فتاوی عالمگیری وغیرہ کتبِ فقہیہ میں ہے: "والنظم للاول" أن يكون أحد نوعي ركن الرجعة - وهو القول - منه لا منها حتى لو قالت للزوج راجعتك لم يصح لقوله سبحانه وتعالى {وبعولتهن أحق بردهن} أي: أحق برجعتهن منهن ولو كانت لها ولاية الرجعة لم يكن الزوج أحق بالرجعة منها، فظاهر النص يقتضي أن لا يكون لها ولاية الرجعة أصلا إلا أن جواز الرجعة بالفعل منها عرفناه بدليل آخر، وهو ما بينا۔" ترجمہ: "رجعت کے رکن کی دو اقسام ہیں، ان میں سے ایک قسم قول سے رجوع کرنا ہے اور وہ قول مرد کی طرف سے ہو، نہ کہ عورت کی طرف سے، یہاں تک کہ اگر عورت نے شوہر سے کہا

کہ میں تجھ سے رجوع کرتی ہوں تو یہ رجوع صحیح نہ ہوگا، اس فرمانِ باری تعالیٰ کی وجہ سے {وَ بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ} یعنی شوہروں کو ان سے رجوع کرنے کا زیادہ حق ہے۔ اگر عورت کو بھی رجعت کا اختیار ہوتا تو شوہر زیادہ حقدار نہیں ہوگا، لہذا آیت مبارکہ کا ظاہر اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ عورت کو اصلاً رجعت کا حق حاصل نہیں، مگر یہ کہ عورت کی طرف سے بالفعل رجوع کے جائز ہونے کو ہم نے ایک دوسری دلیل سے جانا اور اسے ہم نے بیان بھی کیا ہے۔“

(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، كتاب الطلاق، ج03، ص186، دار الكتب العلمية، بيروت)

بہارِ شریعت میں ہے: **”عورت نے مرد سے کہا میں نے تجھ سے رجعت کرلی تو یہ رجعت نہ ہوئی۔“** (بہارِ شریعت، ج02، ص172، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net